Day: M T W T F S S

س: عقیدہ آخرت کی وضاحت کریں۔ انسانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر اثرات کا جائزہ لیں۔

تعارف:

انسانی عقل کے مطابق ہر کوئی اپنی کارگزاری کا بدلہ چاہتا ہے۔ اور بدلے والے دن ہی یہ پتہ چلتا ہے کہ کس نے کتنا بہتر اور کتنا برا کام کیا۔ اس لیئے ایک دن مقرر کیا گیا کہ جب کائنات کا نظام اپنی عمر پوری کر چکے اور اس کے بعد اس کے باسیوں کو ان کی زندگی کا حساب جزا و سزا کی صورت میں دیا جا سکے اس دن کو یوم آخرت کہتے ہیں۔

اسلامی عقیدے کے مطابق ہر شخص کو موت کے بعد زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ جس کے نتیجے میں وہ جہنم یا جنت (کی صورت میں سزا و جزا) میں پلٹنا ہو گا۔ اس زندگی کا نام اخروی زندگی ہے۔ اور اس زندگی پر اعتقاد لانے کا نام ایمان بالآخرت ہے۔

اللہ تعالیٰ سورہ الاعراف میں فرماتے ہیں:

كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ

"جیسے اس نے تمہیں پہلے پیدا کیا تھا اسی طرح دوبارہ بھی پیدا ہو جاؤ گے"

(الاعراف: 29)

give headings with marker.

Date:

Day: M T W T F S S

آخرت کے لغوی معنی:

آخرت کے لغوی معنی ہیں بعد میں ہونے والی یا آخری چیز جبکہ آخرت کے مقابلے میں لفظ دنیا ہے جس کے معنی قریب کی چیز ہے۔

آخرت کی اصطلاحی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں دنیا کی ہر شے فانی ہے۔ اور ایک دن ایسا آئے گا جب ہر شے فنا ہو جائے گی۔ کیونکہ انسان کی تخلیق مٹی میں مل کر مٹی ہو جائے گا جبکہ اس کی روح آسمان میں چلی جائے گی۔ اس حوالے سے ارشاد خداوندی ہے کہ

وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ

متقی ہیں وہ لوگ "جو آخرت پر یقین رکھتے ہیں"

آخرت کے مختلف نام:

الیوم الاخر	آخری دن
یوم الحسرۃ	حسرت اور افسوس کا دن
یوم الحق	سچا دن
یوم عسیر	ایک سخت سا دن
الیوم الموعود	جس دن کا وعدہ کیا گیا تھا۔
الیوم التناد	چیخ و پکار کا دن
الیوم الفصل	فیصلے کا دن

Scanned with CamScanner

اسلام کا تصور آخرت

اسلام کے تصور آخرت کے مطابق یہ دنیا فانی
ہے اور ایک دن یہ دنیا اور اس میں بسنے والی
تمام مخلوق فنا ہو جائے گی پھر صور پھونکا جائے
گا۔ اسی حوالے سے ارشاد خداوندی ہے کہ:

يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا

"جس دن پھونکا جائے گا صور میں تو تم سب
چلے آؤ گے فوج در فوج" (النباء: 18)

ایک اور جگہ ارشاد ہے

وہ اسی کے لئے ہوگی بادشاہی جس دن
صور پھونکا جائیگا۔ (الانعام: 73)

عقیدہ آخرت کا ایمان لانا تمام مسلمانوں
پر لازم ہے۔ اور اس کے بغیر ایمان نامکمل
ہے۔ انسان اس دنیا میں عارضی طور پر
بھیجا گیا ہے۔ تاکہ دنیا میں اچھے اعمال کرکے
اپنے آخری ٹھکانے پر کامیابی سے ہمیشہ
ہمیشہ کی زندگی کو بہتر طریقے سے بسر
کرے۔ کیونکہ انسان دنیا میں جو بھی اچھے یا
برے اعمال کرتا ہے۔ اسکی جزا یا سزا اسے
قیامت کے دن مل کر رہے گی۔ اسی لئے اس
دنیا کو آخرت کی کھیتی کہا گیا ہے۔ کیونکہ رائی
کے دانے کے برابر اعمال کو بھی ترازو میں تولا
جائے گا اور اس شخص کو اس کی جزا یا سزا دی جائیگی

Scanned with CamScanner

انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

انسان میں جب یہ یقین کامل ہو کہ ایک دن ہمیں یہاں سے جانا ہے۔ تو انسان اسلام کی حدود میں رہنے کی کوشش کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اس کے ہر عمل سے متعلق باز پرس کی جائے گی۔ وہ اس دنیا کو ہی سب کچھ نہیں سمجھ لیتا ہے۔ لیکن اگر یہ عقیدہ معاشرے میں کمزور پڑ جائے تو معاشرہ طرح طرح کی برائی کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ ظلم و ستم، ناانصافی دھوکہ، جھوٹ، سرکشی، نفرت، عداوت قتل و غارت گری وغیرہ پھیلنے لگتی ہے۔

انسان کی انفرادی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات

عقیدہ آخرت کے عقیدے کی مضبوطی سے افراد کی کردار سازی ہوتی ہے۔ اور اس سے درج ذیل خصوصیات پیدا ہوتی ہیں۔

دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم کرلینے والے کا دنیوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے۔ وہ دنیا کو بے دین لوگوں کی طرح کھیل

Scanned with CamScanner

کو دکھ کا میدان سمجھتے ہوئے زندگی کا مقصد یہ نہیں ٹھہراتا کہ "کھاؤ پیو اور خوش رہو" اور نہ یہ سمجھتا ہے کہ "دنیا دھوکے کا گھر ہے" بلکہ وہ اپنا نصب العین ارشاد الٰہی کے مطابق یہ ٹھہراتا ہے "اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے ہی پیدا کیا ہے" (الذریت: 56)

اس طرح اس کے اندر نیکی اور عبادت کا

leave a line between headings to improve the neatness.

شوق پیدا ہوتا ہے۔

give numbering to heading

احساس ذمہ داری:

عقیدہ آخرت کا اخلاقی اور عملی زندگی سے گہرا تعلق ہے۔ اس عقیدے کو ماننے والا انسان خود کو ایک ذمہ دار اور جواب دہ ہستی سمجھتا ہے۔ اور اپنی زندگی کے تمام معاملات یہ سمجھتے ہوئے انجام دیتا ہے کہ وہ اپنے ہر قول اور ہر عمل کے لیے ذمہ دار ہے۔ آئندہ زندگی میں اسکو اپنے تمام اعمال کا جواب دینا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ:

اَلدُّنْيَا مَزْرَعَةُ الْآخِرَةِ

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

جذبہ خیر کا فروغ:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان نیکی اور بھلائی کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسکی مستقبل کی خوش بختی یا بدبختی

Scanned with CamScanner

اس کے حال کی نیکی اور بدی پر منحصر ہے۔ اور اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ آخرت میں بھی نیکیاں اور بھلائیاں اسکی فلاح و بہبود اور کامیابی کا باعث ہونگی۔ اس طرح انسان میں جذبہ خیر کو فروغ نصیب ہوتا ہے۔ اور وہ ہر ایک کی بھلائی اور بہتری چاہنے لگتا ہے۔

شجاعت کا فروغ:

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے غیر اللہ کا خوف نکال دیتا ہے جس کے نتیجے میں انسان اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان میں جذبہ شجاعت فروغ پاتا ہے۔ اور راہِ خدا میں سرفروشی اور قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ کیونکہ اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ اگر وہ راہِ خدا میں مارا جائے تو وہ مرے گا نہیں بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائیگا۔

"اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔ لیکن تمہیں ان کی زندگی کا شعور نہیں ہوتا۔" (البقرہ: 154)

حقوق و فرائض میں توازن:

عقیدہ آخرت پر ایمان سے انسان زندگی کے معاملات میں توازن اختیار کرتا ہے۔ اور بے اعتدالی اور عدم توازن کا شکار نہیں ہوتا۔

یوں انسانوں کے درمیان حقوق و فرائض کی جنگ نہیں چھڑتی بلکہ ہر کوئی اپنے فرائض کی ادائیگی کو مقدم رکھتا ہے۔ کیونکہ عقیدہ آخرت کی وجہ سے اس یقین ہوتا ہے کہ قیامت کے روز اس سے فرائض کی بابت بازپرس ہوگی۔

ارشاد نبوی ﷺ (صحیح بخاری)

"تم میں سے ہر کوئی راعی ہے۔ اور ہر ایک سے اسکی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائیگا۔"

6. بامقصد زندگی، کامیابی آخرت:

عقیدہ آخرت انسان کو اسکی زندگی کا ایک مقصد دیتی ہے۔ عقیدہ آخرت پر ایمان رکھنے والے انسان کو پتہ ہوتا ہے کہ اسکی منزل آخرت کی کامیابی ہے۔ اور وہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی جدوجہد میں لگ جاتا ہے۔ وہ ہر وہ نیک کام کرتا ہے جس کا اسے آخرت میں اجر ملے گا اور ہر وہ کام سے بیزاری اختیار کرے گا جو اسے آخرت میں شرمندہ کرے۔ اور اس منزل کے حصول میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اسکی رہنمائی کریگا۔

میری زندگی کا مقصد تیرے دین کی سرفرازی
میں اسی لئے مسلمان میں اسی لئے نمازی

7. انفاق فی سبیل اللہ:

عقیدہ آخرت کا ایک اہم اثر یہ ہے کہ

اسی

انسان اپنے اعمال کی جزا کی لئے اتنا چاہتا ہے اسی وجہ سے وہ اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے۔ بدلے میں اللہ تعالیٰ روزِ جزا کوئی گنا بڑھا کر اپنے بندے کو عطا فرمائے گا۔ اس یقین سے انسان کے دل سے دنیاوی چیزوں کا لالچ ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس دنیا میں مال جمع کرنے بجائے اس دنیا کے لیے سامان کی تیاری میں تیاری میں لگ جاتا ہے۔

"جو کچھ مال تم خیرات میں خرچ کرو گے اس کا پورا اجر تم کو ملے گا اور تمہارے ساتھ ظلم نہ ہوگا"۔ (البقرہ: ۲۷۲)

انسان کی اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

عقیدہ آخرت کے اجتماعی زندگی پر بھی مثبت اور گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

اخوت و بھائی چارہ و عفو و درگزر کا جذبہ:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے افراد میں باہمی بھائی چارہ اور اخوت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب خود کو ایک اللہ کی رعایا سمجھنے لگتے ہیں۔ اور ان کے درمیان سے رنگ، نسل، زبان، امیر غریب کا فرق ختم ہو جاتا ہے کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ اللہ

Date:
Day: M T W T F S S

کرنے والے کے ساتھ نیکی سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان کے اندر عفو و درگزر کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ بدلہ لینے کی بجائے لوگوں کو اللہ کی رضا کے لئے معاف کرتے ہیں جس سے معاشرے میں ایک پر امن بھائی چارے کی فضا قائم ہو جاتی ہے۔

فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ

"جو معاف کر دے اور اصلاح کرے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔" (الشوریٰ : 40)

2۔ ایفائے عہد کا جذبہ:

آخرت کا ڈر لوگوں میں ایفائے عہد کا جذبہ پیدا کرتا ہے جس معاشرے کے لوگ وعدہ خلافی کرتے ہیں تو ان کے درمیان کا اعتماد اور بھروسہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور معاشرے میں بدامنی پھیلتی ہے لوگوں کا ایک دوسرے کے لئے عزت نہیں رہتی اور ان کے دلوں میں نفرت جنم لیتی ہے لیکن عقیدہ آخرت کے ڈر سے لوگ اپنے کئے ہوئے وعدوں کی پابندی کرتا ہے اس طرح معاشرے میں لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے عزت، پیار محبت رہتی ہیں

وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا

"عہد کو پورا کرو کیونکہ قیامت کے دن عہد کے بارے میں انسان جوابدہ ہوگا۔" بنی اسرائیل (34)

3) باہمی امداد کا جذبہ:

ایک معاشرہ تبھی پروان چڑھتا ہے جب لوگوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی امداد کا جذبہ موجود ہو۔ معاشرہ وجود میں ہی اس مقصد کے لئے آیا تاکہ اس کے افراد کے درمیان باہمی تعاون ہو اور اسی طرح ان کی ضروریات پوری ہوں۔ عقیدہ آخرت لوگوں میں امداد کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ بندہ خود اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے تو یہ کیفیت اس کے اندر دوسرے لوگوں کی مدد کا جذبہ ابھارتی ہے۔ اور یہ صرف نیک کاموں کیلئے ہو نا کہ برے کاموں کیلئے نہیں۔

"نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔"

(المائدہ : ۲)

4) خدمتِ خلق کا جذبہ:

عقیدہ آخرت سے خدمتِ خلق کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ اگر آج اس نے اچھا کام کیا تو کل محشر کے دن وہ صلہ پائے گا۔ قرآن حکیم کے مطابق امتِ مسلمہ تمام انسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے پیدا کی گئی ہے جو بلا تفریق رنگ و نسل و مذہب، پوری انسانیت کے لئے سراپا خیر ہے۔ پڑوسی کے حقوق، مریض کی عیادت، مسافر کے حقوق

Scanned with CamScanner

Date:
Day: M T W T F S S

ادائیگی زکوٰۃ کسی قسم کے حقوق العباد میں مسلمان اور غیر مسلم کا فرق نہیں رکھا گیا۔

احترام انسانیت کا اظہار، اردو کے نامور صوفی شاعر میر درد کچھ یوں کرتے ہیں:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

حدیث نبوی:
اللہ تعالیٰ اس وقت تک اپنے بندے کی حاجت روائی کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے (مسلمان) بھائی کی حاجت روائی میں مصروف رہتا ہے۔
(طبرانی، المعجم الکبیر 5:118)

فتح مکہ سے قبل مکہ میں قحط پڑا اور جانی دشمن بھوکے مرنے لگے تو حضور ﷺ نے مدینے سے مشرکین مکہ کے لئے غلہ بھجوایا۔ الغرض اسلام خدمت خلق میں بہترین اسوہ اور تعلیمات رکھتا ہے۔

عدل و انصاف کی طرف رغبت:
مرنے کے بعد کی زندگی کا پختہ یقین انسان کو ظلم سے باز رکھتا ہے۔ اور عدل پر مجبور کرتا ہے۔ کیونکہ انصاف قائم کرنا اور اس پر قائم رہنا حکومت اور عدالت ہی کا فریضہ نہیں بلکہ ہر انسان اس کا مکلف ہے۔ عدل کا تعلق کسی رنگ، نسل، مذہب کی بنیاد پر نہیں بلکہ انسانیت کی بنیاد پر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے روئے زمین پر بسنے والے سبھی مخلوق

کے ساتھ منصفانہ برتاؤ پیش کرنے کا حکم دیا ہے
اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے
" اور جب لوگوں کا (خواہ وہ کسی بھی مذہب کے
ماننے والے ہوں) آپ تصفیہ (فیصلہ) کیا کرو تو عدل سے
تصفیہ کیا کرو۔" (سورۃ النساء: ۵۸)

مثالی معاشرہ:

عقیدہ آخرت کے تصور سزا و جزا سے دنیا میں بہترین معاشرہ تشکیل دینے کا باعث پیدا ہوتی ہے
ایک مثالی معاشرہ تبھی وجود میں آتا ہے جب اس معاشرے کے لوگوں میں اخوت و بھائی چارہ اور باہمی امداد کا جذبہ ہو۔ اسی طرح ہر کوئی جب اپنا وعدہ پورا کرتا ہے۔ اور لوگوں کی غلطیوں اور کی ہوئی زیادتیوں کو اللہ کی رضا کیلئے معاف کرتا ہے۔ تو معاشرے میں امن و سلامتی جنم لیتی ہے۔ اور ایک پرامن معاشرہ ہی مثالی معاشرہ ہے۔

overall good answer!!!

خلاصہ بحث:

عقیدہ آخرت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر ایمان لا کر انسان دنیا و آخرت میں رضائے الٰہی کے مطابق زندگی بسر کر سکتا ہے۔ اور ایک ایسا کردار تشکیل دیتا ہے جس سے اللہ سے قربت الٰہی کا حصول ہو
ہمیں چاہیے کہ ہم اس عقیدہ کو بنیاد بنا کر اپنی زندگی کا ہر فعل تشکیل دیں تاکہ روز آخرت جنت کے مستحق ٹھہریں۔
اللہ تعالیٰ کبھی وعدہ خلافی نہیں فرماتا اور اللہ کا وعدہ ہے کہ بے شک نیک لوگ بہشت میں ہوں گے اور بے شک گناہگار دوزخ میں

structure of the answer, references and the number of arguments is good.

improve the paper presentation and the headings quality part.

Scanned with CamScanner